جمہوری اسلامی ایران میں

خواتین کے حقوق و فرائض کا منشور

خداوند عالم کی ذات پر مکمل ایمان و اعتقاد کے بموجب اور جامع اسلامی شریعت اور اس کے قانونی نظام کے مطابق خواتین کے حقوق و فرائض کے منشور کی تدوین اسلامی جمہوریہ ایران میں کی گئی ہے تاکہ خواتین کو ذاتی اور سماجی اعتبار سے ان کے حقوق و فرائض سے آگاہ کیا جائے اور ان کو اسکا پیروکار بنایا جاسکے۔ اس منشور میں دین مبین اسلام نے عورتوں پر جو ذمہ داریاں عائد کی ہیں اور انہیں جو حقوق فراہم کئے ہیں، ان کو یکجا کردیا گیا ہے۔ یہ دستاویزا ایرانی آئین اور اسلامی جمہوریہ کے بانی امام خمینیؒ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے اقوال و ارشادات پر مبنی ہے، اور اس میں گذشتہ ۲۰ سالہ اسلامی نظام حکومت کے دوران معاشرہ میں عورتوں کو ان کے حقوق کی بحالی اور فراہمی کے سلسلہ میں نیز معاشرہ میں انہیں عدل و انصاف دلانے کے لئے جو قوانین یا جس سیاسی حکمت عملی سے کام لیا گیا ہے، اس کی جھلک پوری طرح نمایاں ہے۔ اور اس میں جو کمی رہ گئی ہے اس کی طرف بھی واضح اشارہ موجود ہے۔ یہ منشور وسیع النظری کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس میں بنیادی اور اختیاری حقوق و فرائض اور حمایتی حقوق نیز تمام انسانوں کے درمیان مشترکہ حقوق کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

ایران کے اسلامی جمہوری نظام میں خواتین کے فرائض و حقوق کا یہ منشور شوریٰ عالمی انقلاب فرہنگی کے فرائض کی دفعات ۱ اور ۱۸ کی بنیاد پر ایک ایسے سند کی حیثیت سے مرتب کیا گیا ہے کہ سماجی اور ثقافتی امور میں سیاسی خطوط اور راہ و روش کا تعین کرتے وقت اس کی طرف رجوع کیا جاسکے۔ یہ منشور ۳ مستقل حصوں، ۵ ابواب اور ۱۴۸ دفعات کا حامل ہے اور شوریٰ عالیہ انقلاب فرہنگی نے اپنے اجلاس شمارہ ۵۴۶ مورخہ ۱۳۸۳/۶/۳۱ کے دوران اس کو منظوری عنایت کی ہے۔ تمام متعلقہ اداروں پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ عورتوں کے سلسلہ میں وہ جب کبھی کوئی سیاسی حکمت عملی طے کریں یا ان کے لئے کسی قسم کی کوئی منصوبہ بندی کریں یا فیصلہ لیں تو اس منشور میں درج

اصول وقواعد کی پیروی کریں۔ یہ منشور اسلامی جمہوریہ ایران اور بین الاقوامی اداروں میں عورت کے مقام ومرتبہ کے تعین اور تعارف میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔

تبصرہ: خواتین کی سماجی اور ثقافتی کاؤنسل کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس منشور کی منظوری کے بعد وہ دو سال میں ایک بار ایرانی خواتین کی موجودہ حالت کا تجزیہ کرنے کے بعد عورتوں کی ترقی کیلئے اٹھائے گئے قدم اور ان کے حقوق کی خلاف ورزی پر مشتمل ایک مفصل رپورٹ شوریٰ عالیہ انقلاب فرہنگی کے پاس روانہ کرے۔

پہلا حصہ : ایران کا اسلامی جمہوری نظام اور عورتوں کے حقوق وفرائض کا منشور

منشور کے بارے میں بعض اہم نکات

۱۔ اس منشور میں حق کا مطلب توانائی، امتیاز اور حفاظت ہے اور ذمہ داری میں وہ فرائض شامل ہیں جو عورت دوسروں کے لئے انجام دیتی ہے۔

۲۔ ایسے امور جن کا تعلق بحیثیت فریضہ سماج کے دیگر افراد سے ہے اور ان فرائض کی انجام دہی کا فائدہ خواتین کو حاصل ہورہا ہے، ان کا ذکر عورتوں کے حقوق کی فہرست میں کیا گیا ہے اور عورتوں کے سلسلہ میں دوسروں کی ذمہ داری اور فرائض کو براہِ راست بیان کرنے سے پرہیز کیا گیا ہے۔

۳۔ اسلامی قوانین میں جہاں کہیں افراد کو خداوند عالم، اپنی ذات، معاشرہ اور کائنات کے سلسلہ میں ذمہ دار قرار دیا گیا ہے وہاں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ خواتین کی ذمہ داریوں کو بھی بیان کردیا جائے۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ فریضہ کی انجام دہی کے سلسلہ میں عام حالات کے فقدان کی (مثلاً عقل، بلوغ ارادہ وغیرہ کی کمی) صورت میں عورتوں پر بھی کوئی ذمہ داری باقی نہ رہ جائے گی۔ اس ضمن میں کلمہ حق یا مسئولیت کے استعمال کے ساتھ متعلقہ مسئلہ سے خواتین کے ارتباط کی نوعیت کو نمایاں کردیا گیا ہے۔

۴۔ کوشش کی گئی ہے کہ خواتین کے تمام حقوق وفرائض جو چاہے عورتوں اور مردوں کے درمیان مشترک ہوں یا صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہوں، مکمل وضاحت کے ساتھ پیش کردیئے جائیں۔ اس کی دلیل ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔

الف۔ بین الاقوامی اداروں اور تنظیموں میں عورتوں کے انسانی حقوق کے سلسلہ میں بحث ومباحثہ کا

سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ان اداروں سے وابستہ افراد ان انسانی حقوق کو ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو عورتوں کے سلسلہ میں مغربی نظریہ کے مطابق ہیں اور دوسری طرف دنیا کے مختلف ممالک گوناگوں ثقافتوں کی بنیاد پر عورتوں کے انسانی حقوق کے سلسلہ میں مختلف نظریہ اور طریقۂ کار کے حامل ہیں۔ ایسے حالات میں یہ ضروری تھا کہ اس منشور میں جو ایران کی اسلامی جمہوری حکومت کے طریقۂ کار کا ترجمان ہے، عورتوں کے انسانی حقوق کو اس انداز سے پیش کیا جائے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان مشترک حقوق کا ذکر اور عورتوں کے خصوصی حقوق کا ذکر الگ الگ ہو جائے تا کہ یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے کہ ایران کی اسلامی جمہوری حکومت خواتین کے لئے کن فرائض و حقوق کی حمایت کرتی ہے؟

ب۔ اسلامی افکار و عقائد کے مطابق خواتین اور مرد اپنے انسانی حقوق میں بالعموم مشترک ہوتے ہیں لیکن جہاں تک اس پر عمل درآمد کا سوال ہے، اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ ناروا برتاؤ اختیار کیا جائے لہٰذا تاکید کے لئے ان حقوق کو حقوق خواتین کی فہرست میں بھی درج کر دیا گیا ہے۔

ج۔ چونکہ یہ منشور فقط خواتین کے حقوق کی وضاحت پیش کرنا چاہتا ہے لہٰذا سماج کے دیگر افراد کے حقوق کا ذکر اس میں شامل نہیں کیا گیا اگر چہ تمام قوانین اور سیاست کے عملی مرحلہ میں سماج کے ہر طبقہ کے حقوق کی طرف توجہ دینا بھی لازمی ہوگا۔

۵۔ یہ منشور حقوق کے تعلیمی مرحلہ کی وضاحت پیش کرنے نہیں جارہا ہے لہٰذا یہ بات لازمی ہے کہ مقامی قوانین کے بموجب اس پر عمل درآمد کی ضمانت فراہم کی جائے۔

۶۔ اور چونکہ یہ منشور فقط قوانین کی وضاحت پیش نہیں کرنے جارہا ہے بلکہ اس کا مقصد ایک فرہنگ و ثقافت کی تعمیر و ایجاد بھی ہے لہٰذا بعض ایسے اخلاقی مسائل کو بھی عورتوں کے فرائض و حقوق کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے جن پر عمل درآمد کرنا لازمی ہے۔

۷۔ منشور میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ تاحدِ امکان مجموعی اور بنیادی حقوق و فرائض کا ذکر کر دیا جائے اور ان کے مصادیق کے ذکر سے پرہیز کیا جائے لیکن جہاں کہیں بعض حقوق یا فرائض سے وابستہ مصادیق داخلی تہذیب یا بین الاقوامی اختلافات و تنازعات کی وجہ سے لازمی وضاحت کے متقاضی ہیں، وہاں ان کی مکمل وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

۸۔منشور کے ڈھانچہ میں خواتین کے حقوق و فرائض کو استقرائی طور پر مندرجہ ذیل صورت میں تقسیم کر دیا گیا ہے:

انفرادی حقوق، خانوادگی حقوق اور ساجی حقوق : ساجی حقوق کو موضوع کے مطابق حق سلامتی، ثقافتی حقوق، اقتصادی حقوق، سیاسی حقوق اور عدالتی حقوق کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

۹۔منشور نے خواتین کے سلسلہ میں ایران کے اسلامی جمہوری نظام کے نقطۂ نظر کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے، جو اسلامی جمہوری نظام پر حاکم شیعہ فقہ اور ایران کے اسلامی جمہوری نظام حکومت کے مطابق ہے اور خواتین کے مسائل کے سلسلہ میں اس منشور کو دیگر اسلامی ملکوں سے گفتگو کا محور قرار دیا جاسکتا ہے اور اس گفتگو کے نتیجہ میں ایسی سند کی تالیف و تدوین کے سلسلہ میں موثر قدم اٹھایا جاسکتا ہے جس کو جملہ اسلامی ملکوں کا مکمل تعاون حاصل ہو اور جس کو متفقہ اسلامی منشور کی حیثیت سے بین الاقوامی سطح پر پیش کیا جاسکے۔

۱۰۔ اگر چہ منشور کی تمام دفعات پر اسلامی شرعی اصولوں کی حکومت ہے لیکن اگر کسی حق یا فریضہ کے سلسلہ میں کسی وجہ سے بھی شرعی اصولوں کی پیروی پر تاکید کرنا ضروری معلوم ہوا تو اس عبارت کا ذکر دوبارہ بھی کر دیا گیا ہے۔

۱۱۔ چونکہ یہ منشور فقط خواتین کے حقوق و فرائض کی وضاحت پیش کرنا چاہتا ہے لہٰذا ایسے شخص یا ادارہ کا نام نہیں دیا گیا ہے جو اس کے حق عمل درآمد کا ذمہ دار ہے۔ کھلی ہوئی بات ہے کہ یہ سند خواتین کے سلسلہ میں قانون سازی، منصوبہ بندی اور سیاست گذاری کی بنیاد قرار پائے گی۔

دوسرا حصہ : بنیادی اصول وعقائد

ایران کے اسلامی جمہوری نظام میں عورتوں کے حقوق و فرائض کا یہ منشور جامع اور معتدل اسلامی شریعت سے الہام کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں معنوی اور مادی پہلوؤں کی متوازن اور ہم آہنگ ترقی کی زمین ہموار کرنے کیلئے تشکیل دیا گیا ہے تا کہ خواتین اپنی انسانی کرامتوں کو ذمہ دارانہ آزادی کی برکتوں اور رعنائیوں کے ساتھ اور حقوق و فرائض کے درمیان تناسب کا خیال رکھتے ہوئے، آگے بڑھا سکیں۔

ایک خالق و مبداء ہستی کی حیثیت سے خداوند عالم کی معرفت اور اس کی ذات پر مکمل اعتقاد و

ایمان پر بھروسہ کرتے ہوئے، شریعت کو اس کی ذات سے مخصوص جانتے ہوئے، اس کی بارگاہ میں سر تسلیم خم کرتے ہوئے، اس کے احکام کی پیروی اور قرآن و سنت اہلبیتؑ کی پیروی اور زمان و مکان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے عقلی دلائل کے ذریعہ احکام الٰہی کی تفسیر کے ساتھ، اسلام[۱] سے مطابقت نہ رکھنے والی فکری آمیزشوں سے پرہیز کے ساتھ، اور اغیار کے مقابلہ میں ثقافتی خودفروشی، فکری علیحدگی اور دیگر خرافات سے دوری اختیار کرتے ہوئے، اس منشور کی تدوین عمل میں آئی ہے۔ لہٰذا اس میں اسلامی اصول وضوابط کی روشنی میں عورت کے مقام و مرتبہ کو پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ ان اسلامی اصولوں سے ملت اسلامیہ ایران کے گہرے لگاؤ کی جھلک صاف ظاہر ہوتی ہے اور ملت ایران کی دلی خواہش بھی یہی رہی ہے۔

منشور کا بنیادی اصول اس بنیادی ایمان و اعتقاد پر استوار ہے کہ مذہب اسلام میں عورت و مرد فطرت و سرشت [۲]، مقصد تخلیق [۳]، حصول استعداد و امکانات [۴]، اقدار کے حاصل کرنے والے امکان [۵]، ارزش و اقدار کی راہ میں پیش قدمی [۶]، جنسیت سے قطعۂ نظر نیک اعمال کی جزا [۷] وغیرہ میں خداوند عالم کی نظر میں یکساں ہیں اور فقط علم و دانش کے سایہ میں ہمہ جہت انسانی ترقی [۸]، تقویٰ الٰہی اور ایک شائستہ معاشرہ کی ایجاد کے سلسلہ میں ایک دوسرے پر فضیلت و برتری کے حامل ہیں۔

دوسری طرف عورت و مرد جسمانی اور نفسانی خصوصیات کے اعتبار سے تفاوت و اختلاف کے حامل ہیں۔ یہ تفاوت و اختلاف انسانی زندگی کے دوام کے راز کی حیثیت سے خداوند عالم کی حکمت پر مبنی ہیں، جن سے منسجم کلیت کی تشکیل عمل میں آتی ہے تاکہ ان دونوں کے باہمی روابط میں فکری اور جذباتی تناسب برقرار رہ سکے اور معقول انسانی زندگی ممکن ہوجائے اور اس کو دوام بھی حاصل ہوجائے۔ لہٰذا مرد وعورت کے درمیان یہ فطری فرق و اختلاف ہی درحقیقت ان دونوں کومختلف حقوق کا حامل بنا دیتا ہے جو عدالتِ خداوندی پر مبنی ہے۔ چنانچہ اسکو عورت کی اہمیت میں کمی یا مرد وعورت کے درمیان ظالمانہ سلوک کا باعث قرار دینا بالکل غلط ہے۔ مختلف قسم کے حقوق کی وجہ سے دونوں میں سے کسی ایک کی اہمیت وعظمت میں کمی کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔

۱۔ بقرہ، ۱۲۰، انعام، ۵۷ ۲۔ اعراف، ۱۸۹ ۳۔ ذاریات، ۵۶، ملک، ۲ ۴۔ جاثیہ، ۱۳، نحل، ۷۸، شمس ۸۔۷ روم، ۳۰، مایدہ، ۲۰، ابراہیم، ۱ ۵۔ احزاب، ۳۵ ۶۔ تحریم، ۱۱۔۱۲، فرقان ۷۴
۷۔ زلزلہ، ۷۔۸ ۸۔ بقرہ، ۲۸۸

انسانی حقیقت کی روشنی میں مرد وعورت کے باہمی اشتراک کی وجہ سے اسلامی نظام حقوق میں اکثر امور و معاملات میں مرد وعورت یکساں حقوق اور فرائض کے حامل دکھائی دیتے ہیں۔ اگر بعض امور میں مرد وعورت کے حقوق وفرائض کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ انمیں سے کسی ایک کو دوسرے پر امتیاز وفضیلت حاصل ہے، بلکہ خاص حقوقی عناوین کی موجودگی میں مرد وعورت کو ان کے مخصوص کردار کی وجہ سے مخصوص حقوق وفرائض سے آراستہ کیا گیا ہے، کیونکہ ان کے درمیان تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ فرق و اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خانوادہ کو سماج کی اصل ترین بنیاد کا درجہ حاصل ہے اور خانوادہ کی مادّی و معنوی موجودگی اور سلامتی اسی اختلاف کے ذریعہ ممکن ہے، کیونکہ انسان کی پیدائش و پرورش کا حقیقی مرکز یہی خانوادہ ہوا کرتا ہے۔

باب اول: عورتوں کے انفرادی حقوق وفرائض

۱۔ایک عمدہ اور مکمل جسمانی حیات سے مالا مال ہونے کا حق اور ہر طرح کے مظالم،حوادث اور بیماریوں سے اس جسم کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری۔

۲۔ ہر طرح کی عزت وآبرو سے مالا مال ہونے کا حق اور دوسروں کے ساتھ محترمانہ سلوک کرنے کی ذمہ داری۔

۳۔حق آزادی فکر اور ذاتی اعتقاد کی وجہ سے ہر طرح کی عدم سلامتی اور تعرض سے ان کا بچاؤ۔

۴۔ ایمان وتقویٰ کے سلسلہ میں انفرادی حق وفریضہ اور اعتقاد وعمل میں ان کے باطنی تکامل کی حفاظت۔

۵۔عورتوں کی جان، دولت اور حیثیت کی حفاظت اور ان کی مخصوص زندگی کے سلسلہ میں غیر قانونی رکاوٹوں کو ختم کرنا۔

۶۔سماجی انصاف سے بذات خود مالا مال ہونے کا حق اور جنسیت کو نگاہ میں رکھے بغیر قانونی عمل درآمد۔

۷۔ انفرادی نام رکھنے کی سہولت اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا حق اور اس طرح ان کے نسب میں بھی کوئی پھیر بدل کو ناممکن بنانا۔

۸۔ ایرانی شہری ہونے کا حق ہر عورت کے لئے لازمی ہے اور وہ اپنی مرضی سے اپنی قومیت کو سلب کرنے کی درخواست دے سکتی ہے۔

۹۔ اسلامی مذاہب کی پیروی کرنے والی خواتین یا سرکاری اعتبار سے شناخت شدہ مذہبی اقلیتوں کو اپنے دینی مراسم وتعلیمات انجام دینے کی آزادی اور قانونی دائرہ میں اپنے مذہب کے آئین کے مطابق

مخصوص ذاتی حالات کی حفاظت کی آزادی کا حق۔

۱۰۔ ایرانی خواتین کو اپنی پسندیدہ پوشاک اور مادری زبان کے استعمال کی آزادی اور ایسے مقامی آداب و مراسم کے انجام دہی کی آزادی جو اخلاق حسنہ سے مغایرت نہ رکھتے ہوں۔

۱۱۔ دوسروں کے حقوق کے اعمال کی توجیہہ کے ذریعہ خواتین کو مادّی اور معنوی نقصانات سے محفوظ رکھنے کا حق۔

۱۲۔ مردوں سے الگ اپنی مختلف نسوانی تخلیقی صفات کی حفاظت کا حق اور فریضہ۔

۱۳۔ سالم ماحول حیات سے استفادہ کا حق اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری۔

۱۴۔ لڑکیوں کو والدین کے ذریعہ شائستہ سرپرستی سے مالا مال رکھنے کا حق۔

۱۵۔ لڑکیوں کو مناسب نان ونفقہ کی فراہمی کا حق جس میں شامل ہے رہائش، پوشاک، مناسب صحت مند غذا اور ان کی جسمانی ونفسانی سلامتی کی ضمانت کے لئے رفاہی سہولتوں کی فراہمی۔

۱۶۔ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا حق اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لئے زمین ہموار کرنا۔

۱۷۔ لڑکیوں کی جذباتی اور نفسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کا حق، والدین کے محبت و لطف آمیز اخلاق سے لڑکیوں کو مالا مال رکھنا اور خاندانی شدت پسندی سے ان کی حفاظت کرنا۔

۱۸۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان کسی طرح کے امتیازی برتاؤ کے بغیر ان لوگوں کو ہر ممکن خاندانی امکانات سے مالامال رکھنے کا حق۔

۱۹۔ بے سرپرست اور بدسرپرست لڑکیوں کی ان کے رشتہ داروں یا کفالت کی خواہش رکھنے والوں کے ذریعہ سرپرستی کا حق اور حکومت کی جانب سے ان لوگوں کی حمایت اور نگرانی کا اہتمام۔

۲۰۔ والدین کے احترام اور ان کے شرعی احکام کی پیروی کی ذمہ داری اور تمام خاندان والوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا فریضہ۔

باب دوم: خانوادہ کی تشکیل اور اس کے دوام میں عورتوں کے حقوق وفرائض

۲۱۔ خانوادہ کی بنیادوں کو مستحکم بنانے میں عورتوں کے حقوق وفرائض، شادی شدہ مرد وعورت کے درمیان اختلاف کی روک تھام اور طلاق کی تعداد میں گراوٹ کے لئے قانونی حمایت اور سہولتوں کی فراہمی۔

۲۲۔ مناسب وقت پر شادی کے لئے ثقافتی، سماجی اور اقتصادی امکانات اور سہولتوں سے فائدہ حاصل

کرنے کا حق اور مرحلۂ ازدواج تک ضبطِ نفس کی ذمہ داری۔
۲۳۔ ازدواجی زندگی کے اصول و قوانین اور میاں بیوی کا اپنے حقوق و فرائض سے بخوبی آگاہ رہنے کا حق۔
۲۴۔شوہر یا بیوی کے انتخاب کے سلسلہ میں مناسب معیاروں سے واقفیت و آگاہی کا حق۔
۲۵۔ ازدواج کے موقع پر دینی اور قانونی اصولوں کی آگاہی و پیروی کا حق و فرض جیسے زن و شوہر کا دینی اور اعتقادی اصولوں پر مکمل اعتماد اور ان کے درمیان یکسانیت۔
۲۶۔ اپنی پسندیدہ شرطوں کو طے کرنے کا حق۔ جس میں شرعی ضوابط کے دائرہ میں عقد و نکاح اور ان شرطوں کو عملی جامہ پہنانے کی ضمانت ہو۔
۲۷۔ قانونی اور سرکاری اداروں میں ازدواج، طلاق اور رجوع یعنی دوبارہ ازدواج کے اندراج کا حق۔
۲۸۔ زوجیت کے زمانہ میں عورت کو مالی حقوق سے استفادہ کا حق۔
۲۹۔ اپنے قانونی شوہر کے ساتھ پاکیزہ اور صحت مند جنسی تعلقات قائم کرنے کا حق و فرض اور مذکورہ صورتحال کی خلاف ورزی پر قانونی شکایت کا حق۔
۳۰۔ مشترکہ سکونت اور حسن معاشرت کا حق و فرض اور شوہر کے ساتھ تعلقات کے دوران نفسیاتی سکون و سلامتی کی فراہمی اور شوہر کی بدسلوکی کے سلسلہ میں اعتراض اور قانونی چارہ جوئی کا حق۔
۳۱۔ گھر والوں کی حمایت و اعانت کے ساتھ اخلاقی، علمی اور معنوی ترقی حاصل کرنے کا حق و فرض۔
۳۲۔ صلۂ رحمی انجام دینے کا حق و فریضہ۔
۳۳۔ باروری اور بارداری اور حمل کی تنظیم و ترتیب اور کنٹرول کا حق اور اس سلسلہ میں مناسب سہولتوں اور تربیتوں سے فائدہ اٹھانے کا حق۔
۳۴۔ دورانِ حمل اور شیر دہی، مادّی اور معنوی حمایت سے فائدہ اٹھانے کا حق۔
۳۵۔ جنین کے حقوق کی فراہمی کی ذمہ داری بالخصوص اس کی زندگی اور نشوونما کی حفاظت کا فرض۔
۳۶۔ بچوں کو جذباتی و نفسیاتی سلامتی اور انھیں معیاری دینی و اخلاقی تربیت فراہم کرنے کا حق و فرض۔
۳۷۔ بچہ کی تربیت میں شوہر کی نگرانی اور شرکت سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔
۳۸۔ سن رسیدگی اور بیکاری کے زمانہ میں ماؤں کو ہر طرح کی مادّی اور معنوی سلامتی کا حق۔

۳۹۔ عورت کو اپنی استعداد و استطاعت کے مطابق اپنے محتاج والدین کی نگرانی اور انھیں معاش فراہم کرنے کا حق وفرض۔

باب سوم۔ خانوادہ کے انحلال و انتشار کی صورت میں خواتین کے حقوق وفرائض

۴۰۔ دلیلوں کے ساتھ عدالت سے رجوع کرنے کے بعد موافقت کے فقدان کی صورت میں عورت کو شوہر سے جدائی حاصل کرنے کا حق اور قوانین طلاق کی مکمل پیروی کی ذمہ داری۔

۴۱۔ نامردی اور ملاپ کی صلاحیت سے عاجز شوہر سے علٰیحدگی کا حق لیکن عدالتی کارروائی اور قابل قبول شہادت و گواہی پیش کرنے کے بعد، اور جدائی کے دوران قوانین طلاق کی پیروی کی ذمہ داری۔

۴۲۔ خانوادہ کے انحلال کی صورت میں عورت کو اپنے مادی حقوق سے استفادہ کا حق اور جدائی کے وقت شوہر کے نیک سلوک سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔

۴۳۔ بچہ کی تحویل کا حق وفرض اور شوہر کی مالی حمایت سے استفادہ اور بچہ کی تحویل کی مدت کے خاتمہ کے بعد عورت کو بچہ سے ملاقات و گفتگو کا حق۔

۴۴۔ عدّت کے دوران عورت کو اپنے حقوق کے پیش نظر فائدہ حاصل کرنے کا حق اور عدّت کے خاتمہ کے بعد دوبارہ شادی کرنے کا حق۔

۴۵۔ اگر شوہر نفقہ کی ادائیگی، تعمیل عدالت اور دیگر حقوق کی فراہمی کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو عورت کو اس کی دوبارہ شادی پر ممانعت کے لئے اس کے خلاف قانونی کارروائی کا حق۔

۴۶۔ بچہ کی تولیت کے سلسلہ میں والدین کی لاپرواہی کے معاملات میں مدنی اور مجرمانہ ذمہ داری (Civil and Criminal Responsibility)۔ اس کے علاوہ والدین کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ بچہ کے اپنے والدین سے ملاقات کرنے پر ممانعت نہ لگائیں۔

تیسرا حصہ: خواتین کے سماجی حقوق وفرائض

باب اول۔ عورتوں کی جسمانی ونفسیاتی سلامتی کے حقوق وفرائض

۴۷۔ زندگی کے مختلف مراحل میں عورتوں کی خصوصیات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ذاتی، خاندانی اور سماجی زندگی میں ان کو جسمانی اور نفسیاتی سلامتی سے استفادہ کا حق اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری۔

۴۸۔ حفظان صحت (محل کار و دیگر مقامات پر) اطلاعات اور لازمی تربیت سے استفادہ کا حق۔

۴۹۔ سیاست گذاری، قانون سازی، مدیریت، صحت و معالجات کے میدان میں خواتین کی شرکت کا حق اور ان کی نگرانی و سرپرستی، بالخصوص ایسے معالجاتی و حفظان صحت کے معاملات میں جو خصوصی طور پر خواتین کے لئے ہوں اور وہ خواتین کی شرکت اور سرپرستی کے حامل ہوں۔

۵۰۔ خواتین کے جسمانی امراض اور نفسیاتی خلل کے علاج اور بیماریوں کی روک تھام کے لئے مناسب معالجاتی اور بہداشتی سہولتوں اور پروگراموں سے فائدہ حاصل کرنے کے حقوق۔

۵۱۔ صحت و سلامتی خدمات فراہم کرنے والے فرد یا ادارہ کے انتخاب میں عورتوں کا حق : اسلامی ضوابط اور طبی و علمی معیاروں کی بنیاد پر ایسے مناسب اطلاعات کی فراہمی جو آگاہانہ انتخاب میں معاون ہوں۔

۵۲۔ خاندانی منصوبہ بندی یا بادوری کنٹرول کے سلسلہ میں کئے جانے والے فیصلہ میں عورتوں کو شرکت اور آگاہی فراہم کرنے کا حق۔

۵۳۔ جسمانی تربیت اور سالم تفریحات کے سلسلہ میں تعلیمی اور ورزشی امکانات تک خواتین کا مکمل اور منصفانہ دسترس کا حق۔

۵۴۔ ورزشی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور فروغ دینے کا حق، اور اسلامی اصولوں کی پیروی کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی سطح کے کھیل میدانوں میں خواتین کی موجودگی۔

۵۵۔ باروری، حملگی، سالم زچگی، ولادت کے بعد بہداشتی مراقبتوں کے لئے ماہر خواتین کی موجودگی سے استفادہ کا حق، خواتین کے مقاربتی امراض اور اس کے بانجھ پن کا علاج اور خواتین کے سرّی امراض کی روک تھام کا حق۔

۵۶۔ ازدواجی امور میں مرد کی مکمل صحت و سلامتی کے سلسلہ میں اطمینان حاصل کرنے کے لئے طبی معائنہ و مشاورتی خدمات سے استفادہ کا حق۔

۵۷۔ بے سہارا لڑکیوں، مطلقہ یا بیوہ خواتین، سن رسیدہ اور لاوارث، عمومی بیمہ کی محتاج، تعاونی خدمات، صحت و سلامتی کے شعبہ میں حفاظتی اور معالجاتی سہولتوں کی نیاز مند خواتین کے لئے لازمی سہولتوں سے استفادہ کا حق۔

۵۸۔ جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی اعتبار سے مجروح خواتین اور لڑکیوں کا حق اور ان لوگوں کا بھی جو امداد رسانی اور بازآبادکاری کی فراہمی کے بغیر اس نقصان میں مبتلا ہیں۔

۵۹۔ سالم خوراک سے فائدہ حاصل کرنے کا حق، بالخصوص مدّت حمل کے دوران، نومولود کو دودھ پلانے والی مدت کے دوران یا کمسن بچوں کی نگرانی اور انہیں غذا فراہم کرنے والی مدّت کے دوران: اس زمانہ میں ماں کے دودھ کو ہر ممکن اوّلیت اور ترجیح دی جائے۔

باب دوم ۔خواتین کے معنوی اور ثقافتی حقوق و فرائض

الف۔ عام ثقافتی

۶۰۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنے کردار، حقوق اور اپنی شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور اسے آگے بڑھانے کا حق و فرض بشرطیکہ یہ تمام امور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔

۶۱۔ دوسروں کی زبانی یا عملی تجاوز و زیادتی سے حفاظت کا حق اور سماج کے دیگرافراد کے سلسلہ میں اپنے قول وعمل کو احترام آمیز بنائے رکھنے کی ذمہ داری۔

۶۲۔ اسلامی لباس میں اسلامی احکام پر عمل کے امکانات سے استفادہ کا حق اور معاشرہ میں عفّت و پاکدامنی کی پیروی کی ذمہ اری۔

۶۳۔ انسانی اور دینی نقل وحرکت، افکار وعقائد اور اخلاق وعمل کو فروغ دینے کا حق و فرض اور ثقافتی و اخلاقی نقصانات سے حفاظت کی ذمہ داری۔

۶۴۔ عبادتی، ثقافتی اور سیاسی اجتماعات میں شرکت کا حق۔

۶۵۔ سالم ثقافتی سازو سامان اور پروگراموں کی تولید اور ان سے استفادہ کا حق۔

۶۶۔ عورتوں کی ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور متخصص ومعتمد خواتین کی دوسری خواتین کے ذریعہ تربیت کے لئے اعلیٰ ثقافتی اور ہنری وفنی تنظیموں کی تشکیل اور ان کی مدیریت کا حق۔

۶۷۔ قومی اور بین الاقوامی شعبوں میں تعمیری ثقافتی ارتباطات اور اطلاعات کے تبادلہ کا حق۔

۶۸۔ اسلامی ثقافت و معارف کی ترویج و اشاعت اور قومی و بین الاقوامی سطح پر نمونہ اور 'مثالی مسلمان خاتون' کو پیش کرنے میں خواتین کے حقوق و فرائض۔

۶۹۔ بین الاقوامی سطح پر عورتوں کے مسائل میں دینی اور اخلاقی روش کے ساتھ باہمی رغبت اور میلان پیدا کرنے میں عورتوں کے حقوق و فرائض۔

۷۰۔ فرہنگی امور بالخصوص خواتین کے سلسلہ میں مرتّب امور میں نظارت، قانون سازی اور سیاست

گذاری میں خواتین کی شرکت کا حق۔
۷۱۔ سماجی اور ثقافتی آفتوں سے مقابلہ، اولاد کی پرورش و تربیت، گھر اور خانوادہ کی مدیریت و نظامت میں لازمی مہارت و آگاہی حاصل کرنے میں خواتین کے حقوق و فرائض۔
۷۲۔ فرہنگی محصولات میں خواتین کو انسانی عظمت و فضیلت اور حرمت و شخصیت کی حفاظت جیسے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے عورتوں سے متعلق ثقافتی سرگرمیوں میں ان کی لگاتار نگرانی و نظامت کا حق۔
۷۳۔ اسلامی اصول و ضوابط کی پیروی کرتے ہوئے خواتین کے لئے خصوصی ثقافتی مراکز کے اہتمام کا حق۔ اس سلسلہ میں عورتوں کی روحانی و جسمانی خصوصیات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے محروم و پسماندہ علاقوں کو ترجیح دینے کی ضرورت۔
۷۴۔ سماجی مصیبتوں میں گرفتار اور مصیبت زدہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے نیز ان کی اور سماج کی ثقافتی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے، مناسب حمایت کی فراہمی کا حق۔
۷۵۔ اپنی ایرانی و اسلامی شناخت و ثقافتی آزادی کی حفاظت اور تعلیمی و ثقافتی سرگرمیوں میں قومی ہم بستگی کی نگرانی میں عورتوں کے فرائض۔
۷۶۔ خواتین کے لئے تعلیمی و تربیتی امکانات کی فراہمی اور عملی ترقی اور عمومی سواد آموزی میں خواتین کا حق۔
۷۷۔ بلندترین علمی و تعلیمی سطح تک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا حق۔
۷۸۔ بالاترین سطح تک خصوصی تربیتی پروگرام اور حصول مہارت میں عورتوں کا حق۔
۷۹۔ علمی و تعلیمی امور میں محروم مناطق کی عورتوں اور لڑکیوں کے لئے خصوصی حمایت کی فراہمی کا حق۔
۸۰۔ تعلیمی متون اور درسی پروگراموں کی تدوین میں خواتین کے حقوق و فرائض۔
۸۱۔ تعلیمی اور درسی متون میں خواتین کی شان و مقام و منزلت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے مناسب اور ان کے کردار سے میل کھاتے ہوئے مرتبہ کی فراہمی کا حق و فرض۔
۸۲۔ علمی و تعلیمی نظامت اور فیصلہ سازی و سیاست کاری میں خواتین کی شرکت کا حق، اور داخلی و عالمی علمی و ثقافتی اجتماعات میں خواتین کی سرگرم و عملی موجودگی۔
۸۳۔ درخشاں استعداد رکھنے والی عورتوں کی صلاحیتوں کی شناخت و حمایت اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کا حق اور ملک کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ان کے فرائض۔
۸۴۔ جسمانی اور ذہنی اعتبار سے معذور خواتین کا، ان کے عذر کو مدنظر رکھتے ہوئے، تعلیمی و علمی حمایت کے

ساتھ ہی ساتھ اعلیٰ تعلیم اور تکنیکی تربیت کی فراہمی کا حق تا کہ ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جاسکے۔

۸۵۔ صداقت، امانت اور سماجی مصلحتوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے تحقیق و تالیف و ترجمہ اور اشاعت کتاب نیز قومی و عالمی رسالوں میں مقالات کی اشاعت کا حق۔

۸۶۔ تحقیق میں سرگرم انسانی طاقت کی تربیت اور عورتوں کے مسائل کے بارے میں تحقیق کے لئے لازمی منابع و ماخذ کی فراہمی اور مختلف شعبوں میں کی گئی تحقیقات کے نتائج کی فراہمی کا حق۔

۸۷۔ عورتوں کی علمی و تحقیقی کتب کو دی جانے والی حمایت اور عورتوں کی نظامت کے ساتھ تحقیقاتی مراکز کی وسعت کے لئے ملنے والی حمایت سے فائدہ حاصل کرنے کا انکا حق۔

۸۸۔ تمام دنیا کو عورتوں کے مسائل میں انجام شدہ مثبت دینی اور قومی نعمتوں اور برکتوں کے سلسلہ میں محقق خواتین کے افکار و عقائد سے مطلع کرنے میں عورتوں کی ذمہ داری۔

باب سوم۔ خواتین کے اقتصادی حقوق وفرائض

الف۔ خانوادہ میں مالی حقوق وفرائض

۸۹۔ دائمی ازدواج کی صورت میں شوہر یا اس کے پدر یا فرزند سے عورت کو اپنی ضرورت اور ان لوگوں کی مالی استطاعت کے مطابق نفقہ حاصل کرنے کا حق۔

۹۰۔ متوفی کے ترکہ میں اور اسلامی قوانین کے مطابق اس کی مالی وصیت میں عورت کا حق۔

۹۱۔ وقف کرنے، وقف قبول کرنے اور اس کا تجزیہ کرنا۔

۹۲۔ مالی معاملات میں وصایت یا وکالت قبول کرنے کا حق۔

۹۳۔ مہر کی رقم کا تعین اور شوہر سے اس رقم کو حاصل کر کے اس کو اپنے مالکانہ تصرف میں رکھنے کا حق۔

۹۴۔ قانون یا معاہدہ کے مطابق شوہر، والد یا فرزند کی وفات کی صورت میں وظیفہ یا گزارہ رقم حاصل کرنے کا حق۔

۹۵۔ متوفی ملازم کی بیوہ عورت کی حیثیت سے حق سبکدوشی (Pension) اور قانونی وراثت حاصل کرنے کا حق۔

۹۶۔ اولاد کی مالی تولیت حاصل کرنے کا حق اور ہر فرزند کے مالی حقوق کی نگرانی کے فرائض۔

۹۷۔ مفلسی، طلاق، معذوری، سرپرستی، لاوارثی کی صورت میں لڑکیوں اور عورتوں کو لازمی حمایت

حاصل کرنے کا حق اور انھیں خود کفیل و مالی اعتبار سے فارغ البال بنانے کے لئے لازمی امکانات کی فراہمی کا اہتمام۔

۹۸۔ مطالبہ کی صورت میں امور خانہ داری انجام دینے کے عوض شوہر سے تنخواہ یا حق زحمت حاصل کرنے کا حق، اور عورت کے گھریلو کام کا خانوادہ کے اقتصاد اور قومی آمدنی پر ہونے والے اثرات کی حمایت۔

۹۹۔ شرعی اور قانونی حدود کی پابندی کرتے ہوئے عورت کا اپنی ذاتی اموال اور املاک پر مالکیت کا حق۔

۱۰۰۔ خواتین کو معاہدہ اور جایز یکطرفہ قرارداد منعقد کرنے کا حق۔

۱۰۱۔ ملازمت کے لئے قانونی عمر تک پہنچنے کے بعد کام کرنے کی آزادی، پسندیدہ شغل کے انتخاب کی آزادی اور انفرادی سرمایہ کاری کا حق اور آمدنی حاصل کرنے اور اس کو خرچ کرنے میں اسلامی اصول وقوانین کی پیروی۔

۱۰۲۔ خواتین کی استخدامی اطلاعات نیز تعلیمی مہارت و تربیتی سہولت حاصل کرنے کا حق اور ان امور میں خود کفیل اور سرپرست خانوادہ خواتین کو ہر طرح کی حمایت حاصل کرنے کا حق۔

۱۰۳۔ عورتوں کو عورتوں کے ذریعہ شغلی اور استخدامی مشاورت حاصل کرنے کا حق۔

۱۰۴۔ مردوں کے برابر کام کرنے کی صورت میں مساوی تنخواہ اور دیگر سہولیات کے حصول کا حق۔

۱۰۵۔ شغلی اور اخلاقی حفاظت اور محل کار کی عفت و پاکیزگی کو قائم رکھنے کی ذمہ داری۔

۱۰۶۔ سخت، خطرناک اور نقصان دہ کام سے عورتوں کو معاف رکھنے کا حق۔

۱۰۷۔ قانون و اصول اور عورت کے خانوادہ کو نگاہ میں رکھتے ہوئے (ماں یا بیوی کی حیثیت سے) سہولتوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حق اور ملازمت کے دوران ترقی یا سبک دوشی کے سلسلہ میں خواتین کی ذمہ داری۔

۱۰۸۔ اقتصادی سہولیات اور سماجی ضمانت سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔

۱۰۹۔ اقتصادی حکمت عملی، اقتصادی اداروں کی تنظیم وتشکیل و نظامت میں شرکت کرنے اور اداروں کی رکنیت حاصل کرنے میں خواتین کا حق۔

۱۱۰۔ قوانین وقواعد کی بنیاد پر عورتوں کو خون بہا حاصل کرنے یا ادا کرنے کا حق وفرض۔

۱۱۱۔ تجارت واستحصال سے ممانعت اور غیر قانونی یا غیر شرعی مشاغل سے دور رکھنے کے لئے مناسب و کارآمد قانونی حمایت حاصل کرنے کا لڑکیوں اور عورتوں کا حق۔

باب چہارم۔خواتین کے سیاسی حقوق وفرائض

الف۔ملکی سیاست میں خواتین کے حقوق وفرائض

۱۱۲۔اسلامی نظام کے استحکام وتحفظ کے لئے اور ملک کے بنیادی مقدرات کے تعین میں مشارکت، نقش آفرینی اور حصول آگہی کے حقوق وفرائض۔

۱۱۳۔سماجی امور میں شرکت اور ان پر نظارت تاکہ اخلاقی فضائل ومحاسن اور معنویت کی طرف معاشرہ کی ہدایت ورہنمائی کی جاسکے اور اخلاقی مفاسد سے سماج کو محفوظ رکھا جاسکے۔

۱۱۴۔اصول وقوانین کی پیروی کے ساتھ قلم، بیان اور اجتماعات کا حق۔

۱۱۵۔سیاسی پارٹی اور دیگر سیاسی اداروں کی تشکیل کا حق، اور ملک کے استقلال کی حفاظت،قومی اتحاد اور اسلامی نظام کے مصالح کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اس کی سرگرمیوں میں شرکت۔

۱۱۶۔انتخابات میں شرکت، پارلیمنٹ یا دیگر مجالس شوریٰ کے انتخاب میں شرکت، سرکاری منصوبہ بندی کی پیروی میں شرکت اور اصول وقوانین کی پیروی نیز بلند انتظامی عہدوں پر تقرری کا حق۔

ب۔ عالمی سیاست میں خواتین کے حقوق وفرائض

۱۱۷۔دنیا بالخصوص دنیائے اسلام کے سیاسی مسائل وحوادث سے آگہی کا حق وفرض۔

۱۱۸۔قومی مصالح اور قانونی اصول وضوابط کی پیروی کرتے ہوئے عالمی اور ایرانی خواتین کے درمیان تعمیری سیاسی اطلاعات کے تبادل اور تعلقات کو وسیع بنانے کا حق۔

۱۱۹۔قانونی ضوابط کی پیروی کرتے ہوئے علاقائی یا عالمی سطح پر منعقد ہونے والے اسلامی اجتماعات بالخصوص خواتین کے مسائل پر ہونے والے مذاکرات میں مؤثر اور سرگرم موجودگی کا حق اور فرض۔

۱۲۰۔مسلمان خواتین اور دنیا کے کمزور و پسماندہ بچوں اور عورتوں کے حقوق کی حمایت کے درمیان تعاون وہم بستگی کو مزید مستحکم بنانے کے لئے لازمی کوشش کی ذمہ داری۔

۱۲۱۔ایران میں پناہ گزیں خواتین کو ان کی حفاظت، صحت اور ان کے وطن واپسی کے امکانات کی فراہمی کا حق۔

۱۲۲۔مقررات ومعاہدات کے بموجب دیگر ممالک کے باشندوں کے مقابلہ میں ایرانی خاتون باشندہ کو سرکاری حمایتوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔

۱۲۳۔ اصول و قوانین کی پیروی کے ساتھ ایرانی خاتون کی غیر ایرانی مرد کے ساتھ شادی اور تشکیل خانوادہ کے سلسلہ میں قانونی حمایتوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حق:

ج۔ دفاعی اور فوجی امور میں خواتین کے حقوق و فرائض

۱۲۴۔ اپنے ملک و مذہب نیز اپنی جان، ملکیت اور عزت و آبرو کے جائز دفاع میں عورتوں کے حقوق و فرائض۔

۱۲۵۔عالمی عادلانہ صلح کو مستحکم بنائے رکھنے کے لئے کی جانے والی کوشش میں عورتوں کی شرکت کا حق اور ان کا فرض۔

۱۲۶۔ اپنی جسمانی حفاظت کے لئے خواتین کو لازمی حمایت سے فائدہ حاصل کرنے کا حق اور جنگ و فوجی قبضہ و اسارت کے دوران عورتوں کی بے حرمتی کی روک تھام۔

۱۲۷۔فوجی حملات سے گھروں اور گھر والوں کی حفاظت کا حق۔

۱۲۸۔شہداء، جانبازان اور دوران جنگ جسمانی اعتبار سے معذور آزادگان کو اسلامی نظام کی خصوصی حمایتیوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔

۱۲۹۔ شوہر کی شہادت اسارت یا اس کے مفقود الاثر ہوجانے پر اولاد کی تولیت اور اس کی تربیت و نگرانی میں ماؤں کے حقوق و فرائض۔

۱۳۰۔تعلیم اور قانون نافذ کرنے والے مشاغل سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔

باب پنجم۔خواتین کے عدالتی حقوق و فرائض

۱۳۱۔خواتین کو قانونی تعلیمات سے استفادہ کا حق۔

۱۳۲۔ معاشرہ یا خانوادہ میں عورتوں پر ظلم وستم اور ان کے خلاف مجرمانہ حرکتوں کی روک تھام کے لئے عدالتی حمایت اور قانونی تدبیروں سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔

۱۳۳۔گھریلو جھگڑوں کے حل وفصل میں سہولت، خانوادہ میں صلح و موافقت کی ایجاد اور گھریلو اسرار ورموز کی حفاظت کی خاطر مخصوص گھریلو عدالتوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔

۱۳۴۔ ارتکاب جرم، اتہام یا کسی قسم کے تجاوز کی صورت میں خواتین کا خاتون انتظامی اور عدالتی حکام سے رابطہ قائم کرنے کا حق۔

۱۳۵۔ قانون کے مطابق عدالتی اور قانونی مشاغل حاصل کرنے اور اپنے دفاع کرنے کا حق۔
۱۳۶۔ قانونی اداروں اور عدالتی محکموں میں دعوا دائر کرنے اور اپنا دفاع کرنے کا حق۔
۱۳۷۔ جملہ قانونی اداروں یا عدالت گاہوں میں قانونی مشاور یا وکیل کی خدمات حاصل کرنے کا حق۔
۱۳۸۔ خواتین کے خلاف جرم کی زمین ہموار کرنے والے عوامل اور خواتین کے ذریعہ ارتکاب جرم کے سلسلہ میں عدالتی اداروں کی ہمہ جہتی حمایت سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔
۱۳۹۔ قانونی سزا کے علاوہ مہتمم خواتین کی انفرادی یا اجتماعی توہین و بے حرمتی سے حفاظت کا حق۔
۱۴۰۔ مجرمانہ ذمہ داری سے خارج ہوجانے والے معاملات میں عورتوں کی سزا کو معاف کردینے کا حق۔
۱۴۱۔ حکم جاری کرنے یا کسی خاص معاملہ میں حکم کی مطابقت میں تقصیر کی وجہ سے عورتوں کی شہرت کی بحالی کا حق اور خواتین کو ہونے والے مادّی و معنوی نقصان کی تلافی۔
۱۴۲۔ دوران حمل و زچگی اور بیماری کے دوران سماجی مفاسد میں ملوث خواتین کی توبہ اور ندامت والے معاملات میں سزا کی تعمیل یا معافی کے سلسلہ میں قانونی تخفیف حاصل کرنے کا حق۔
۱۴۳۔ ملک کے قوانین کے مطابق قید خانہ کی زندگی کے دوران عورتوں کو اپنے والدین، شوہر اور بچوں سے ملاقات کا حق۔
۱۴۴۔ قید خانہ کی زندگی کے دوران خواتین کو صحت اور تعلیمی و تربیتی سہولتوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حق، تاکہ یہ ان کی باز آبادکاری اور رہائی کے بعد صحت مند سماجی زندگی کی واپسی میں معاون ثابت ہوسکیں۔
۱۴۵۔ مناسب شرطوں کے ساتھ لڑکیوں کو اصلاحی مراکز سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔
۱۴۶۔ عدل و انصاف کی بالادستی اور اپنے حق کے احقاق کی خاطر سرکاری و عدالتی اداروں اور حکومت کی طرف سے صادر ہونے والے احکام کے خلاف خواتین کا قانونی چارہ جوئی کا حق۔
۱۴۷۔ قانونی و شرعی اصولوں کے مطابق عدالت گاہوں میں شہادت دینے کا حق و فرض۔
۱۴۸۔ بے صلاحیت قانونی سرپرست وولی نیز ان کے حق پر حملہ کرنے والے دیگر افراد کے خلاف عورتوں کو سرکاری وکیلِ مختار (Attorney General) کے ذریعہ عدالتی حفاظت کی سہولت سے فائدہ حاصل کرنے کا حق۔